
93

آیات نمبر 172 تا 176 : نصاریٰ کی طرف سے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دینے کے جواب میں وضاحت کہ خود عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ بننے میں عار نہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے انہیں پورا اجر دیا جائے گا بلکہ اللہ اپنے فضل سے مزید دے گا جبکہ تکبر کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ کلالہ کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا اللہ کی طرف سے جواب

لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ

مسیح (علیہ السّلام) نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرّب فرشتوں کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی عار ہے وَ مَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا ﴿۱۷۲﴾ اور اگر کوئی شخص اللہ کی بندگی کو اپنے لئے عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو وہ جان لے کہ ایک وقت آئے گا جب اللہ تمام لوگوں کو اپنے سامنے حاضر کرلے گا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ پھر وہ لوگ جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے ہوں گے اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ بھی عطا فرمائے گا وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ۬ وَّ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷۳﴾ اور جن لوگوں نے اللہ کی بندگی کو عار سمجھا اور تکبّر کیا تو اللہ انہیں دردناک عذاب دے گا، اور یہ لوگ اللہ کے سوا نہ کسی کو اپنا حمائتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴿۱۷۴﴾ اے لوگو! یقیناً

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیل آچکی ہے یعنی ہمارا رسول

ﷺ اور ہم نے تمہاری طرف ایک صاف وصریح نُور یعنی قرآن بھی نازل کر دیا ہے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ

فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴿۱۷۵﴾ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے

اور انہوں نے اس کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اللہ تعالیٰ عنقریب انہیں

اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، اور انہیں اپنی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ

دکھائے گا يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْۤا

اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴿۱۷۶﴾ لوگ آپ سے فتویٰ دریافت کرتے

ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر ایسا شخص

فوت ہو جائے جو بے اولاد ہو مگر اس مرنے والے کی ایک بہن ہو تو اس بہن کو اس

میت کے تمام مال متروکہ کا آدھا حصہ ملے گا، اور اگر کلالہ عورت ہو اور اس کی کوئی

اولاد نہ ہو تو اس کا بھائی اس کے تمام مال کا وارث ہو گا، اور اگر مذکورہ بالا میّت کی دو

بہنیں ہوں تو ان دونوں بہنوں کو اس بھائی کے مال متروکہ سے دو تہائی حصہ ملے گا،

اور اگر اس مذکورہ میّت کے کئی بھائی بہن مرد و عورت ملے جلے ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہو گا، اللہ تعالیٰ اپنے احکام کی وضاحت اس لئے کرتا ہے کہ کہیں تم گمراہی میں بھٹکتے نہ پھرو، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے وراثت کے احکام کے بارے میں لوگ رسول اللہ (ﷺ) سے کچھ وضاحتیں چاہتے تھے سو اللہ نے وحی کے ذریعہ ان کی تفصیل بیان کر دی، یاد رہے کہ کلالہ وہ شخص ہے کہ جس کی موت کے وقت نہ اس کے ماں باپ زندہ ہوں اور نہ کوئی اولاد زندہ ہو رکوع [۲۴]